خلافت لائبریری ربوہ

احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

بدھ
6۔ دسمبر 1995ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون 449
رجسٹرڈ نمبر ایل 5254
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد 45-80 نمبر 275 | بدھ 13 رجب۔1416ھ' 6 فتح 1374ہش' 6۔دسمبر 1995ء

کامیابی کا اصل اور سچا ذریعہ دعا ہے

دعا بڑی دولت و طاقت ہے۔ اور (کلام الٰہی) میں جا بجا اس کی ترغیب دی گئی ہے۔ اور ایسے لوگوں کے حالات بھی بتائے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ اپنی مشکلات سے نجات پائی۔ انبیاء علیہم السلام کی زندگی کی جڑ اور ان کی کامیابیوں کا اصل اور سچا ذریعہ یہی دعا ہے۔ پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ اپنی ایمانی اور عملی طاقت کو بڑھانے کے واسطے دعاؤں میں لگے رہو۔ دعاؤں کے ذریعہ سے ایسی تبدیلی ہوگی جو خدا تعالیٰ کے فضل سے خاتمہ بالخیر ہو جاوے گا۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

جیسا جیسا انسان کسی کام میں بڑھتا ہے ویسا ہی اس کام کے بڑھنے اور زیادہ ہونے کے بھی راہ کھلتے جاتے ہیں۔ یہاں تک کہ دوسری طرف توجہ کرنے کے واسطے انسان کے پاس نہ وقت رہتا ہے اور نہ ہمت۔ مگر رشید آدمی کے واسطے خدا تعالیٰ آپ ہی سامان مہیا کر دیتا ہے اور اس کے دل کے اندر ہی ایک واعظ پیدا کر دیتا ہے۔ حدیث شریف میں آیا ہے جب اللہ تعالیٰ کسی کے واسطے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اسے دین میں فہم عطا کرتا ہے۔ آج کل لوگوں کو انگریزی تعلیم نے فریفتہ کر رکھا ہے اور اکثر لوگ ایسے ہیں کہ ان کو دوسرے گھر کا ایمان ہی نہیں اور اگر کسی کو ہے تو ایسا کہ ہونا نہ ہونا برابر ہے مگر اس وقت اللہ تعالیٰ چاہتا ہے کہ وہ اپنا چہرہ دکھلاوے۔ مخلوق کی قساوت قلبی انتہاء تک پہنچ گئی ہے اور لوگوں نے نرمی سے فائدہ نہیں اٹھایا۔ اس واسطے وہ اب قہری نشان بھی دکھانا چاہتا ہے۔ سعید ہیں وہ لوگ جو قبل ایسے نشانات کے واقع ہو جانے کے ایمان لاویں۔

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ 275)

عقلمند ہر بات سے سبق حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکتا ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

کسی شخص نے ایک لطیفہ لکھا ہے۔ اور ہے تو وہ لطیفہ ہی۔ مگر عقل مند انسان ہر ایک بات سے سبق حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اس لئے یہ لطیفہ بھی فائدہ سے خالی نہیں ہے۔ لکھا ہے کہ کسی بادشاہ نے بر سبیل تذکرہ اپنے ایک وزیر سے پوچھا کہ دنیا میں اندھے زیادہ ہیں یا سوجاکھے۔ تو اس نے کہا۔ حضور اندھے زیادہ ہیں۔ بادشاہ نے کہا۔ یہ بات تو مشاہدہ کے خلاف ہے۔ کیونکہ اگر ہم بازار میں جائیں تو ہمیں سوجاکھے بہت نظر آتے ہیں اور اندھے بہت کم ہوتے ہیں۔ اور اگر تمہاری بات صحیح ہے تو تم اندھوں کی ایک فہرست بنا کر دکھاؤ۔ اس نے کہا۔ بہت اچھا۔ میں فہرست بنا کے حضور کے پیش کروں گا۔ اس کے بعد وہ کہیں بازار میں بیٹھ کر رسی بٹنے لگ گیا۔ چونکہ وہ بادشاہ کا درباری تھا اور یہ کام اس کی حیثیت سے بہت گرا ہوا تھا۔ اس لئے جو کوئی گزرتا اس سے پوچھتا کہ جناب کیا کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتا کہ رسی بٹ رہا ہوں اور پوچھنے والے کا نام اپنی فہرست میں لکھ لیتا حتی کہ بادشاہ بھی جب اس راستہ سے گزرا۔ تو اس نے بھی اس سے یہی سوال کیا کہ کیا کر رہے ہو؟ تو اس نے کہا۔ رسی بٹ رہا ہوں۔ اور بادشاہ کا نام بھی اسی فہرست میں لکھ لیا۔ دوسرے دن اس نے بادشاہ کی خدمت میں وہ فہرست پیش کر دی کہ دیکھئے حضور اندھے زیادہ ہیں یا سوجاکھے۔ بادشاہ نے کہا جب اپنا ہی نام سب سے پہلے دیکھا تو حیران رہ گیا۔ اور پوچھنے لگا کہ یہ کیا؟ اس نے کہا حضور میں رسی بٹ رہا تھا اور جو گزرتا تھا یہی پوچھتا تھا کہ کیا کر رہے ہو؟ حالانکہ جو کچھ میں کر رہا تھا وہ ہر ایک کو نظر آتا تھا۔ چونکہ یہ لوگ باوجود دیکھنے کے پھر پوچھتے تھے اس لئے میں نے انہیں اندھوں میں ہی لکھ لیا ہے تو اس وزیر نے دنیا کے لحاظ سے ایک معقول بات کہی اور وہ یہ کہ دنیا کے لوگ بہت چیزیں دیکھتے ہیں لیکن ان کے نتیجہ تک نہیں پہنچتے۔

(الفضل 26۔ نومبر 1914ء)

دعاؤں کے اثر اور قبولیت کو توجہ کے ساتھ بہت بڑا تعلق ہے

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تقریب شادی

○ عزیزہ مکرمہ بشریٰ ہما صاحبہ بنت مکرم قریشی نور الحق صاحب تنویر نائب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ کی تقریب رخصتانہ 19۔اکتوبر 1995ء کو عمل میں آئی جس کے اختتام پر محترم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے دعا کروائی۔

قبل ازیں مورخہ 95-10-13 کو الیبت الاقصیٰ میں محترم مولانا منیر الدین احمد صاحب نے عزیزہ بشریٰ ہما کا نکاح بہمراہ مکرم سید رفیق بخاری صاحب ابن مکرم سید شفیق بخاری صاحب آف سیالکوٹ بعوض مبلغ پچیس ہزار روپیہ پڑھا مورخہ 95-10-21 کو محترم سید شفیق بخاری صاحب نے اپنے مکان واقع سیالکوٹ کینٹ میں دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا۔

عزیزہ بشریٰ ہما محترم قریشی سراج الحق صاحب (وفات یافتہ) سابق امیر جماعت احمدیہ پٹیالہ و رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی پوتی ہیں اور مکرم سید رفیق بخاری صاحب محترم حضرت حکیم سید پیر احمد صاحب ہوشیار پوری رفیق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے ہیں۔

احباب کرام دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو اپنے فضل سے جانبین کے لئے ہر پہلو سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ بنائے۔

درخواست دعا

○ محترمہ عابدہ نسیم صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد نجیب صاحب (مربی سلسلہ) صدر محلہ بیوت الحمد 27۔اکتوبر تا 23 نومبر 95ء رسولی کے علاج کے سلسلہ میں فضل عمر ہسپتال میں داخل رہیں۔ رسولی کا میجر اپریشن 95-11-16 کو کامیاب رہا ہے اگرچہ اب گھر آچکی ہیں۔ لیکن بہت کمزوری ہے احباب سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

فضل عمر ہسپتال میں ڈینٹل سرجن کی آمد

○ مکرم ڈاکٹر نصیر احمد خان صاحب ڈینٹل سرجن فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مورخہ 95-12-8 بروز جمعہ صبح 8 تا 12 بجے اور 3 تا 5 بجے شام مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورتمند احباب ڈاکٹر صاحب کی موجودگی سے فائدہ اٹھائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل
ربوہ

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی - ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

6- فتح 1374 ہش 6 - دسمبر 1995ء

تاریکی کا احساس - اور ازالہ

جب انسان اپنے ماحول میں تاریکی دیکھتا ہے تو اسے روشنی کی تلاش ہوتی ہے اور جب تک وہ اس روشنی کو حاصل نہ کرلے اسے اطمینان حاصل نہیں ہو سکتا۔ یہ ماحول کی تاریکی انسان کی بدعملی اور خدا تعالیٰ سے دوری کا نتیجہ ہوتی ہے۔ اسی سے سب فساد پیدا ہوتے ہیں اور یہ ضلالت اور گمراہی اس طرح پھیلتی چلی جاتی ہے کہ اگر انسان کوشش نہ کرے تو وہ اس تاریکی سے بچ نہیں سکتا۔ اسے انفرادی کوشش کرنا بھی لازم ہے۔ اور دوسرے لوگوں کو اس تاریکی سے نکالنے کے لئے بھی ہر ممکن سعی کرنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ لیکن سب سے پہلی بات یہ ہے کہ اسے اس بات کا احساس ہو جانا چاہئے کہ اس کے ماحول میں تاریکی ہے۔ کیونکہ یہ تاریکی وہ نہیں جو سورج کے چھپ جانے سے ہوتی ہے یا کسی قندیل کے بجھ جانے سے ہوتی ہے بلکہ سورج کی روشنی میں بھی یہ تاریکی موجود ہوتی ہے کیونکہ اس تاریکی کا تعلق دل سے ہے۔ دل میں برائی پیدا ہوتی ہے بری بری باتیں سامنے آنے لگتی ہیں کردار کی اہمیت کم ہوتی چلی جاتی ہے۔ اور لوگ ایسی ایسی باتیں کرنے لگتے ہیں جنہیں فساد 'ضلالت' اور گمراہی کہا جاسکتا ہے۔ چونکہ یہ نظروں کو نہ آنے والی تاریکی ہے اس لئے اس کا احساس مشکل سے ہوتا ہے لیکن اگر احساس ہونے لگے تو یقیناً دل اس سے گھبراتا ہے اور روشنی کی تلاش کرتا ہے۔ اس حالت کے متعلق حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) فرماتے ہیں۔

"آپ لوگوں پر واضح ہے کہ یہ زمانہ جس میں ہم لوگ زندگی بسر کر رہے ہیں یہ ایک ایسا تاریک زمانہ ہے کہ کیا ایمانی اور کیا عملی جس قدر امور ہیں سب میں سخت فساد واقع ہو گیا ہے۔ اور ایک تیز آندھی ضلالت اور گمراہی کی ہر طرف سے چل رہی ہے۔ وہ چیز جس کو ایمان کہتے ہیں اس کی جگہ چند لفظوں نے لے لی ہے۔ جن کا محض زبان سے اقرار کیا جاتا ہے اور وہ امور جن کا نام اعمال صالحہ ہے ان کا مصداق چند رسوم یا چند اصراف اور ریاکاری کے کام سمجھے گئے ہیں۔ اور جو حقیقی نیکی ہے اس سے بکلی بے خبری ہے۔"

یہ تو ہے حالت زمانے کی۔ اگر انسان کو اس بات کا احساس ہو جائے کہ زمانہ کی یہ حالت ہے تو وہ یقیناً کوشش کرکے اپنے ایمانی اور عملی امور کو درست کرے گا۔ اور اعمال صالحہ کو صحیح معنوں میں اعمال صالحہ بنانے کی کوشش کرے گا۔ اور حقیقی نیکی سے واقف ہو کر اس کے حصول کے لئے جدوجہد کرے گا۔

پس اس بات کی ضرورت ہے کہ ہم ماحول کی حالت کو سمجھیں اور اس میں جو جو خرابیاں موجود ہیں ان کو اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دور کرنے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کی توفیق عطا کرے۔

کون کسی سے کیا کہتا ہے مجھ کو کیا معلوم
میرا دل کیوں چپ رہتا ہے مجھ کو کیا معلوم
کس پر کس کا ہاتھ اٹھا ہے لوگ ہیں کیوں خاموش
کون ہے جو سب کچھ سہتا ہے مجھ کو کیا معلوم

ابوالاقبال

دل بھی اپنا پاک کرائے بندۂ حرص وہوا

اب نہیں ہے تُو غلام اہل انگلستاں تو کیا
اب نہیں گردن میں تیری طوقِ ہندوستاں تو کیا

دل بھی اپنا پاک کرائے بندۂ حرص و ہوا
رکھ لیا اپنے وطن کا نام پاکستاں تو کیا

دیکھ اپنے آپ کو آئینۂ کردار میں
قوتِ گفتار پر اپنی ہے تُو نازاں تو کیا

خدمتِ انسان میں مضمر ہے شانِ زندگی
واعظانہ شان میں اپنی ہے تُو ذیشاں تو کیا

زُغۂ اغیار میں ہے ملّتِ بیضا تری
حلقہ احباب میں ہے تو اگر خنداں تو کیا

ناز ہے تجھ کو کہ ہے آباد میخانہ ترا
ہو رہا ہے خانۂ اہل وطن ویراں تو کیا

شاداں ہے تُو کہ پھولوں سے ہے پُر دامن ترا
تیری ملّت کا اجڑتا ہے اگر بُستاں تو کیا

قیمتی پردوں سے ہے آراستہ کوٹھی تری
جھونپڑی میں اک پڑوسن ہے پڑی عریاں تو کیا

حکمت و فہم و فراست سے تجھے نسبت ہی کیا
خود نمائی میں ہے اپنی ہمسرِ لقماں تو کیا

"فرد قائم ربطِ ملّت سے ہے تنہا کچھ نہیں"
تو اکیلا رہ کے ہے قارون یا ہاماں تو کیا

تُو مجاہد ہے تو اپنے نفسِ امّارہ کو مار
مارتا پھرتا ہے کمزوروں کو اے ناداں تو کیا

کیا ترے مَن میں بھی ہے خوفِ خدا سچ سچ بتا
تن ترا خوفِ خدا سے ہے اگر لرزاں تو کیا

جوہرِ ذاتی کبھی تبدیل ہو سکتا نہیں
ایک "دانا" کو کوئی کہدے اگر "ناداں" تو کیا

پھُول آخر پھول ہیں ہر حال میں مہکیں گے وہ
گلستاں کا نام رکھ دے کوئی خارستاں تو کیا

ظفر محمد ظفر

ضروری اعلان

○ احباب جماعت میں سے ایسے والدین جن کے بچے خدمت دین کے لئے "وقف اولاد" کے تحت وقف ہیں اور یہ بچے اس سال یا 1996ء میں میٹرک کا امتحان دے رہے ہیں وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ کو اطلاع دیں تاکہ ان کا آئندہ پروگرام اور وقف کے بارہ میں ان بچوں سے براہ راست خط و کتابت کی جاسکے۔ ......اس بارہ میں وکالت دیوان کی سابقہ چٹھی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں نیز اطلاع دیں کہ میٹرک کے بعد کیا ارادہ ہے؟

بچے قرآن کریم ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا سیکھیں۔ روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت کرتے رہیں دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں میٹرک کا امتحان دینے کے بعد خدام الاحمدیہ کی مرکزی تربیتی کلاس میں شامل ہوں نیز میٹرک کے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع بھی دیں۔

یوم تحریک جدید

○ مجلس مشاورت ۱۹۹۲ء نے فیصلہ کیا:۔
وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منائے۔

اس کی تعمیل میں امرائے اضلاع / صدران صاحبان کو 27- اکتوبر 1995ء کو "یوم تحریک جدید" منانے کی تحریک کی تھی اور اس کی کارروائی کی رپورٹ بھجوانے کی درخواست بھی کی گئی تھی...... امرائے اضلاع و صدر صاحبان سے درخواست ہے کہ [illegible] جلسہ یوم تحریک جدید کی رپورٹس جلد ارسال کرکے ممنون فرمائیں۔

[illegible] سے 27- اکتوبر [illegible] تحریک جدید نہیں منایا جا سکا [illegible] اپنی سہولت اور حالات [illegible] مناسب تاریخ کو جلسہ یوم تحریک [illegible] رپورٹ ارسال فرمائیں۔

(وکیل دیوان تحریک جدید)

خلافت لائبریری ربوہ

تعارف

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب

ماہنامہ خالد ربوہ نے حضرت ملک سیف الرحمان صاحب نمبر (ستمبر اکتوبر 1995ء) شائع کیا ہے۔ اس کا تعارف پیش کرنے سے پہلے اس خیال کا اظہار ضروری معلوم ہوتا ہے کہ تعارف کے دو طریق ہیں۔ ایک تو یہ کہ چیدہ چیدہ مضامین کا کسی قدر تفصیل سے ذکر کر دیا جائے۔ ان کے چند ایک اقتباسات پیش کئے جائیں اور ان اقتباسات بلکہ ان مضامین کے متعلق اپنے تفصیلی خیال کا اظہار کیا جائے۔ لیکن ایسا کرنے سے ایک خامی ضرور سامنے آتی ہے اور وہ یہ ہے کہ جن مضامین کا ذکر نہیں کیا جاتا ان کے لکھنے والوں کی اہمیت کم دکھائی دینے لگتی ہے۔ حالانکہ ایسا ہوتا نہیں۔ اس بات سے بچنے کے لئے دوسرا طریق یہ اختیار کیا جاتا ہے کہ زیر تعارف شمارے میں ہر مضمون اور اس کے قلم کار کا ذکر کیا جائے۔ یہ ذکر تفصیل سے تو نہیں ہو سکتا لیکن کم از کم اتنا ضرور ہوتا ہے کہ کسی لکھنے والے کے دل میں یہ خیال پیدا نہیں ہوتا کہ میرا ذکر چھوڑ دیا گیا ہے۔ آخر کیوں؟ کیا میں نے اس شمارے کے لئے مضمون نہیں لکھا۔ ہمارا خیال ہے کہ ہم خالد کے اس شمارے پر دونوں طرح کا ریویو کریں تو زیادہ بہتر ہے۔ پہلے ہم اس شمارے میں شامل تمام مضامین اور اس کے قلم کاروں کا ذکر کرتے ہیں اور پھر چیدہ چیدہ مضامین کے متعلق تفصیل سے تو نہیں لیکن کسی قدر ذکر کر کے ان کی طرف توجہ دلاتے ہیں۔

اس شمارے میں اداریے کے علاوہ حضرت ملک صاحب کی زندگی پر ایک طائرانہ نظر قطرے سے گہر ہونے تک مکرم نصیر احمد صاحب علوی۔ تو پھر پتھر سے کیوں چشمے نکلے ہیں مکرم صلاح الدین صاحب ایم۔ اے۔ قادیان بھارت۔ ایک عالم کی رحلت۔ ایک عالم کی موت۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب۔ دارالافتاء اور حضرت ملک سیف الرحمان صاحب۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب معاون مفتی سلسلہ احمدیہ۔ حضرت ملک صاحب کا تبحر علمی۔ مکرم مرزا محمد دین صاحب ناز۔ پرنسپل جامعہ احمدیہ۔ مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب۔ باوفا خادم سلسلہ سید مبشر احمد ایاز (ایڈیٹر ماہنامہ خالد) حضرت ملک صاحب کے مضامین و مقالہ جات کی فہرست۔ قابل رشک وجود چوہدری محمد صدیق صاحب۔ دل کو کئی کہانیاں یاد سی آ کے رہ گئیں۔ مکرم مولانا غلام باری صاحب سیف۔ تجھ کو ڈھونڈوں تو کہاں اب تجھے پاؤں تو کہاں۔ محترمہ امتہ الرشید شوکت صاحبہ۔ اہلیہ حضرت ملک صاحب۔ بے نفس انسان۔ مکرم حافظ مظفر احمد صاحب شفیق باپ مہربان دوست۔ امتہ الحمید صاحبہ۔ مفتی سلسلہ احمدیہ، مولانا محمد احمد جلیل مفتی سلسلہ احمدیہ 'نیک فطرت پاک طینت نسیم سیفی مدیر روزنامہ الفضل۔ دوست پرنسپل مظفر سدھن صاحب فجی۔ میرے ملک صاحب مکرم فضیل عیاض احمد۔ روئے گل سیر ندیدم۔ مکرم ہشام قمر ملک صاحب۔ مت سہل ہمیں جانو۔ مولانا فضل الٰہی صاحب بشیر۔ سب کہاں کچھ لالہ و گل میں نمایاں ہو گئیں۔ مکرم محمود احمد صاحب شاہد آسٹریلیا۔ خوشگوار یادیں۔ مکرم عبدالسمیع خان صاحب۔ میرے آئیڈیل استاد۔ مکرم میر غلام احمد صاحب نسیم۔ ڈھونڈا کریں گے ہم تمہیں فصل بہار میں۔ محترمہ امتہ اللطیف صاحبہ زیروی۔ امریکہ۔ سراپا شفقت۔ مکرم صاحبزادہ مرزا عبدالصمد احمد صاحب۔ وہ دل کہ جو الفت و شفقت تھا سراپا۔ مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب۔ دلکش یادیں۔ مکرم عبدالباری صاحب کینیڈا۔ وے صورتیں الٰہی۔ سید مبشر احمد ایاز۔ پیار کی چند یادیں۔ مکرم ظہیر احمد خان صاحب۔ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب۔ مکرم ڈاکٹر کریم اللہ زیروی صاحب امریکہ۔ محبت و انکسار کا پیکر۔ مکرم محمد آصف صاحب طاہر۔ حسین و دلربا وجود۔ ترتیب و تحریر مکرم خواجہ ایاز احمد صاحب۔ منزل بہ منزل۔ سفر آخرت۔ مکرم مجیب الرحمان صاحب کینیڈا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا حضرت امام جماعت احمدیہ کی خصوصی تحریر۔ اضطراب کے ایام۔ حضرت امام جماعت الثانی۔ کی خدمت میں حضرت ملک صاحب کا ایک مکتوب۔ درویش صفت۔ ثقہ اور ٹھوس عالم دین۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک مکتوب۔ ایسے متبحر عالم دنیا میں کم کم پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت امام جماعت الرابع کا خراج تحسین۔ فیض کا شجر سایہ دار۔ حضرت امام جماعت الرابع کا تعزیتی مکتوب جائیں جائیں ہم روٹھ گئے۔ حضرت امام جماعت الرابع کا منظوم کلام۔ لالہ صحرائی۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا ایک مکتوب گرامی۔ حضرت ملک صاحب کا آخری خطاب۔ ہم المصابیح والحصون۔ مکرم عطاء اللہ کلیم صاحب مربی انچارج جرمنی۔

یہ سارے عنوان اور ان کے قلم کاروں کے نام پڑھ کر یقیناً آپ کے دل میں یہ جذبہ پیدا ہوا ہو گا۔ کہ آپ بلا تاخیر اس شمارے کا مطالعہ کریں اور صفحہ اول سے لے کر اس کے آخر تک تمام مضامین پڑھ جائیں۔ اگر ہم نے یہ وعدہ نہ کیا ہوتا۔ کہ خاص مضامین کے اقتباسات بھی دئے جائیں گے تو یقیناً ہم اپنے تعارف کے لئے کچھ اور تفاصیل بیان کرتے لیکن اپنا وعدہ پورا کرنے کے لئے ہم یہ کر سکتے ہیں کہ ہم قارئین کی خدمت میں حضرت امام جماعت الرابع کے تحریر فرمودہ نوٹ اور خطوط پیش کر کے ان کی تشنگی دور کریں۔

اس خاص نمبر میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے جو ارشادات شائع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک حصہ ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کی سیرت اور آپ کی علمی فضیلت

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کی ایک زریں تحریر جو آپ نے از راہ شفقت بطور خاص ماہنامہ "خالد" کے لئے عنایت فرمائی)

حضرت استاذی المحترم ملک سیف الرحمٰن صاحب کے ساتھ تو میرا بہت پرانا' جامعہ احمدیہ میں آنے سے بھی بہت پہلے کا قدیمی تعلق ہے۔ جب میں گورنمنٹ کالج میں پڑھا کرتا تھا تو ہمارے ایک مشترکہ دوست مرزا منظور احمد صاحب جو کہ اب کینیڈا میں مقیم ہیں ان کے ملک صاحب (-) سے بہت گہرے تعلقات تھے۔ ان کے تعلق کے حوالے سے ہی میرے ملک صاحب کے ساتھ تعلقات قائم ہوئے۔ بعد میں پھر ملک صاحب کے شاگرد کے طور پر ان سے پڑھنے کی توفیق بھی ملی تو میں نے ہمیشہ یہی محسوس کیا کہ آپ بہت نرم خو تھے۔ اگر کبھی ناراض بھی ہوتے تو معمولی خفگی کے اظہار پر ہی اکتفا کرتے۔ سخت کلامی تو کبھی آپ کے قریب سے بھی نہیں پھٹکتی تھی اس کے باوجود غیر معمولی وقار تھا جس سے طلباء کے دلوں میں ان کی بے حد عزت تھی۔ بعض ایسے طلباء بھی تھے جو کبھی کبھار بعض اساتذہ کے خلاف آواز بلند کر لیا کرتے تھے مگر ملک صاحب کے سامنے ان کی زبان سے بھی کبھی کوئی خلاف ادب کلمہ نہیں نکلا۔ ان کی علمی فضیلت کا طلباء پر بہت رعب تھا۔

دینی علوم میں علوم نقلیہ کے علاوہ آپ کو عقل کی ایسی روشنی عطا ہوئی تھی جو علوم پر حکمت کے پہرے بٹھائے رکھتی تھی اس لئے محض ظاہری علوم سے غلط نتیجے نہیں نکالتے تھے۔ مزید برآں اللہ تعالیٰ سے تعلق کے نتیجہ میں تقویٰ کا ایک نور بھی تھا جو نور علیٰ نور کا منظر پیش کرتا تھا۔

جامعہ احمدیہ سے پہلے آپ کے ساتھ جو تعلق قائم ہوا جامعہ کے دوران اس میں اگرچہ بدستور اضافہ ہوتا رہا لیکن اس کے باوجود ایک بے تکلفی کا رنگ بھی تھا جو مجھ سے ہی نہیں آپ کو ہر دوسرے طالب علم کے ساتھ بھی تھی۔ بے تکلفی کے ساتھ دوستانہ رنگ میں مشورے بھی کر لیا کرتے تھے۔ میں نے اس زمانہ میں آپ سے گرائمر پڑھی اب اگر کچھ بھولا ہوں چالیس سال سے زائد عرصہ جو گذرا ہے یہ اس کی وجہ سے بھول چوک ہو جاتی ہے مگر ملک صاحب سے پڑھنے کے بعد مجھے شاذ ہی کتاب دیکھنے کی ضرورت پڑتی تھی وہ بھی صرف صَرف کے دائرے میں جہاں بعض دفعہ ابواب وغیرہ کو ذہن نشین کرنے کے لئے دوبارہ پڑھنا پڑتا تھا ورنہ نحو تو ملک صاحب ایسی پڑھاتے تھے کہ ساتھ ساتھ ذہن نشین ہو کر یادوں پر نقش ہوتی چلی جاتی تھی اور صرف کا بھی بہت سا حصہ ایسا تھا کہ سنتے ہوئے ساتھ ساتھ ذہن نشین ہی نہیں ہوتی تھی بلکہ یادوں پر نقش ہو جاتی تھی۔ چنانچہ اللہ کے فضل کے ساتھ آخری امتحان میں مجھے گرائمر میں 90% سے اوپر نمبر ملے تھے' ہو سکتا ہے کہ 95' 96 کے قریب ہوں مگر اب مجھے پورا یاد نہیں ہے۔

ایسے ہی میرے ایک محترم استاد حکیم محمد اسماعیل صاحب بھی تھے مگر ان کا اور ملک صاحب کا فرق یہ تھا کہ باوجود یہ کہ وہ اپنے فن کے چوٹی کے ماہر تھے مگر سادگی کی وجہ سے طلباء ان سے چھیڑ چھاڑ بھی رکھتے تھے اور انہیں ان کی پسند کی بعض باتوں میں لگا کر اپنی طرف سے تو چالاکی کرتے تھے مگر وقت اس طرح عملاً ان کے دلچسپ قصے سننے میں ختم ہو جاتا تھا۔ غالباً حکیم صاحب کا یہ سلوک اس وجہ سے تھا کہ ان کا مضمون منطق تھا جس سے طلباء عموماً تنگی محسوس کرتے تھے حالانکہ آپ کا پڑھانے کا طریق ایسا تھا کہ آپ سے منطق پڑھنے کے بعد میں نے کبھی منطق کی کتاب کھول کر بھی نہیں دیکھی بلکہ اپنے بعض بڑے بھائیوں کو جن کے لئے یہ مضمون مشکل تھا امتحان کے قریب پڑھاتا بھی رہا ہوں۔ ان دونوں امور میں کامیابی کا جو سہرا ہے وہ دراصل میرے اساتذہ کے سر تھا اور اس میں مجھے کوئی بھی شک نہیں ہے لیکن بعض لوگ چونکہ منطق کے نام سے ہی خوفزدہ تھے اور یہی حال گرائمر کا تھا اس لئے وہ اس طرف توجہ نہیں دیتے تھے۔

محترم ملک صاحب کے ساتھ کبھی ایسا واقعہ نہیں ہوا کہ ان کو کسی طالب علم نے اپنی طرف سے چالاکی کرتے ہوئے باتوں میں لگایا ہو اور کسی معنی میں بھی ان کے ساتھ ان کے مقام سے ہٹ کر کوئی سلوک کیا ہو۔ تعلیم کے بعد مختلف دینی اور دنیاوی مسائل پر بھی ملک صاحب کے ساتھ مجالس لگا کرتی تھیں۔ آپ چونکہ مجلس وقف جدید کے ممبر رہے ہیں اس لئے وقف جدید میں باقاعدگی سے ملاقاتیں بھی ہوتی رہیں۔

بہت صائب الرائے انسان تھے جب بھی ان سے مشورہ طلب کیا نہایت ہی نپی تلی رائے کے ساتھ مشورہ دیا۔ مہمان نواز بہت تھے۔ بسا اوقات اصرار سے دعوت پر بلایا کرتے تھے۔ طبیعت میں تکلف نہیں تھا۔ سادگی کے ساتھ مگر کچھ اہتمام کے ساتھ جو کچھ ہوتا حاضر فرما دیتے تھے۔

وقف جدید کے زمانہ ہی میں میری تحریک پر انہوں نے حدیقۃ الصالحین کی تصنیف کا بیڑا اٹھایا اور باوجود اس کے کہ علم و فضل میں مجھ سے بالا مقام رکھتے تھے' میرے استاد بھی تھے اور دینی و عقلی علوم میں گہرا اور ٹھوس مطالعہ تھا مگر پھر بھی اس تصنیف کے دوران مسلسل بڑی انکساری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کے ساتھ مجھ سے مشورے طلب کرتے رہے اور کبھی بھی مشورے کو رد نہ کیا بلکہ اب بعد میں جب ان کے کینیڈا قیام کے دوران میں نے ان سے درخواست کی کہ اس پر نظر ثانی کی ضرورت ہے کیونکہ ترجمہ میں آپ نے آزاد روش اختیار کر کے بہت سی تفسیر شامل کر دی ہے اس لئے خطرہ ہے کہ کوئی معاند یہ اعتراض نہ کرے کہ منْ مانے معانی شامل کر دیئے ہیں تو اس پر آپ نے میرے مشورہ کو قبول فرمایا اور نظر ثانی کر کے حتی المقدور ایسا ترجمہ کیا جو متن کے قریب ترین ہے اور ترجمہ ہوتے ہوئے بھی واضح ہے۔

علم و فضل کا یہ عالم تھا کہ جب بھی کسی مسئلے پر ان سے کچھ پوچھا ہے خواہ کسی دور کے اسلامی علماء سے تعلق رکھنے والا سوال ہو جواب سے صاف ظاہر ہوتا تھا کہ ان کی کتب ملک صاحب کے زیر مطالعہ رہی ہیں۔ ان کے وصال سے ایک دو سال قبل میں نے اپنے ایک خط میں ان سے گزارش کی کہ مجھے ضرورت محسوس ہو رہی ہے کہ مختلف مسالک فکر جو فقہی مکاتیب فکر کے علاوہ فلسفے یا منطق یا دوسرے نظریات سے متعلق ہوں ان کے بارہ میں کوئی ٹھوس مقالہ میسر آ جائے تو چند دن کے مطالعہ سے اسلامی فکر و نظر کی تاریخ کھل کر سامنے آ جائے اور کوئی ابہام باقی نہ رہے۔ اس پر ملک صاحب نے مجھے لکھا کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے جس میں مجھے یادداشت کو تازہ کرنے کے لئے بعض کتب کا از سر نو مطالعہ کرنا ہو گا اس لئے وقت چاہئے۔ چنانچہ کچھ عرصہ بعد آپ نے اپنا وعدہ پورا کرتے ہوئے مختلف مکاتیب فکر اور فرقوں کے درمیان موازنہ پر مشتمل بہت ہی عمدہ تحقیقی مقالہ بھجوایا جس میں آپ نے ان کا بھی عمومی تعارف کرایا اور ان کے بڑے بڑے علماء کی زندگی کا مختصر تعارف بھی' اور وہ بنیادی عقائد جو وہ لوگ رکھتے تھے اور ان کے مضبوط دلائل کیا تھے جن پر ان کے موقف کی بنیاد ہوتی تھی اور ان کے مقابل پر کیا کیا موقف اختیار کئے گئے اور ان کے حق میں کیا کیا دلائل تھے۔ یہ ایک بہت ہی سیر حاصل اور پر مغز مقالہ تھا جو میرے بہت ہی کام آیا۔

آپ کوئی جوشیلے مقرر نہیں تھے مگر زبان آپ کی ایسی سلیس تھی کہ ہم حیرت سے منہ تکتے رہ جاتے تھے کبھی کسی مسئلہ پر زبان آپ کے خیالات کا احاطہ کرنے سے قاصر نہیں رہی اور لفظوں کا انتخاب ہمیشہ نہایت عمدہ ہوا کرتا تھا۔ اس چیز نے صرف مجھے ہی غیر معمولی طور پر متاثر نہیں کیا بلکہ مجھے یاد ہے کہ ایک دفعہ میرے بہنوئی اور عزیز دوست میر داؤد احمد صاحب (-) نے مجھ سے بات کی کہ ملک صاحب کے اور فضائل اپنی جگہ مگر میں حیران ہوں کہ ملک صاحب کو صحیح لفظ بروقت یاد کس طرح آتے ہیں اور (-) موضوع پر جو لفظ جس جگہ بٹھاتے ہیں وہیں موزوں ترین دکھائی دیتا ہے۔ تحریر میں بھی سادگی اور بے تکلف اظہار ایسا تھا کہ لفظوں کی تلاش میں توقف کی خاطر کہیں ٹھہرے بغیر روانی کے ساتھ آپ کا قلم چلتا تھا۔

سوانح (حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی) جلد اول اور دوم کی تصنیف کے دوران بھی وقتاً فوقتاً ملک صاحب مفید مشورے دیتے رہے۔

آپ کے ساتھ گذاری ہوئی مجلسوں سے ایسی یادیں وابستہ ہیں جو انمٹ بھی ہیں اور قابل احترام بھی۔ ان میں گداز بھی پایا جاتا ہے کیونکہ آپ بعض دفعہ اپنی زندگی کے غمناک لمحوں کے متعلق بھی مجھ سے بے تکلف گفتگو فرما لیا کرتے تھے۔ اللہ انہیں غریق رحمت فرمائے۔ (-) اپنے قرب کی جنت عطا فرمائے اور آپ کے عزیزان کو' اولاد در اولاد کو ہمیشہ ان نیک روایات کو زندہ اور قائم رکھنے بلکہ آگے بڑھانے کی توفیق بخشے جن کے روشن نمونے آپ چھوڑ گئے ہیں۔

(ص 7 تا 11)

درویش صفت

ثقہ اور ٹھوس عالم دین

حضرت امام جماعت احمدیہ کا ایک مکتوب گرامی

پیاری آپا شوکت (-)

مجھے پہلے پتہ ہوتا کہ میرے آپا شوکت لکھنے سے آپ کو اتنی خوشی ہو گی تو اب تک کئی بار لکھ چکا ہوتا۔ اللہ آپ کو ہمیشہ ایسی خوشیاں نصیب فرمائے جو آ کے نہ جانے والی ہوں۔

ملک صاحب نے آپ کو کبھی بتایا نہیں کہ اپنے سب اساتذہ میں سب سے زیادہ مجھے ملک صاحب سے قلبی تعلق رہا اور یہ تعلق وقت کے گزرنے سے کم نہیں ہوا۔ ویسے بھی ایک ثقہ اور ٹھوس عالم دین کے اعتبار سے جس کی سوچ متوازن اور افراط تفریط سے پاک ہے میرے دل میں ان کا بہت احترام ہے۔ اس لئے ضرورت کا تقاضہ بھی ہے اور دل بھی چاہتا ہے کہ بشرط صحت میرے پاس رہیں تاوقتیکہ کہ تقدیر الٰہی واپسی کا فیصلہ فرمائے لیکن اس میں ایسی جلدی بھی نہیں۔ ضروری ہے کہ ہر قسم کی چھان بین اور تشخیص کے بعد ہر ممکن علاج کروا کر جس حد تک جسم مرمت اور صحت بحال ہو سکتی ہے مقدور بھر کوشش کر دیکھیں۔ بعد ازاں آپ کی اجازت سے بلکہ آپ راضی ہوں تو آپ کو ساتھ لے کر یہاں آ جائیں۔

آپ سے یہ کس نے کہا ہے کہ آپ ربوہ کے درویشوں میں شامل نہیں۔ آپ اور ملک صاحب تو مستقل اور پکے درویش اور درویشنی ہیں اور ان لوگوں میں سے ہیں جو (-) شہروں میں بھی اپنی درویشی ساتھ لئے پھرتے ہیں۔ مجھے تو آپ کے بچوں میں بھی درویشی کی صفت صاف دکھائی دیتی ہے۔

اللہ آپ کا گھر ہمیشہ خوشیوں سے معمور رکھے اور دونوں جہانوں کی حسنات سے نوازے۔

خدا حافظ

خاکسار

"مرزا طاہر احمد"

اہل پاکستان آج کل خصوصی دعاؤں کے محتاج ہیں۔ ان کی طرف سے دل سخت بے قرار رہتا ہے۔ اللہ مجھے ان کے دکھوں کی آزمائش بچائے۔ (-)

نوٹ:۔ آج کل تو ربوہ کی بہار بھی یہاں کی خزاں سے بہت زیادہ اداس ہے۔

(ص 36)

اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی فراست' غیر معمولی اطاعت کی روح عطا کی تھی ایسے متبحر علماء دنیا میں کم کم پیدا ہوتے ہیں!

(حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کا حضرت ملک صاحب کو خراج تحسین)

بیت الفضل لندن میں 3۔ نومبر 89ء کو خطبہ میں حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے حضرت ملک سیف الرحمان صاحب کا خیر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اس کے بعد میں ایک ذکر کرنا چاہتا ہوں۔ ایک غم کی خبر بھی ہے مگر رضائے باری تعالیٰ کا تقاضا یہ ہے کہ ہم اس کے سامنے سر تسلیم خم کریں۔ غم جدائی کا تو ہے لیکن اپنی ذات میں' جن کی وفات کے میں ذکر نے لگا ہوں وہ ایک نہایت ہی نیک انجام کو پہنچے اور کسی پہلو سے بھی ان کی اس وفات کے اوپر کسی کے لئے بھی شکوے کی کوئی جا نہیں ہے۔ حضرت ملک سیف الرحمان صاحب مفتی سلسلہ عالیہ احمدیہ جو 25۔ اکتوبر کو دو بجے کینیڈا میں وفات پا گئے ہیں۔ ان کی وفات کا اعلان کرتے ہوئے ان کا مختصر ساذکر خیر کرنا چاہتا ہوں۔ ملک صاحب کو اللہ تعالیٰ نے غیر معمولی علم عطا فرمایا۔ غیر معمولی فراست عطا فرمائی۔ غیر معمولی اطاعت کی روح عطا کی اور ایسا حسین ذہن اور قلب کے درمیان توازن عطا کیا کہ جو شاذ شاذ بندوں میں پایا جاتا ہے۔ ایک بہت ہی دلربا وجود تھے۔ میں ان کے ساتھ مختلف تعلق رکھتا ہوں۔ خصوصیت کے ساتھ جامعہ احمدیہ کے زمانے میں شاگرد کی حیثیت سے جب میں نے ان کو دیکھا تو ان کے وجود کی عظمت مجھ پر ظاہر ہونی شروع ہوئی۔ نہایت منکسر المزاج لیکن بہت گہرا علم رکھنے والے اور بہت ہی اپنے طلباء سے شفقت کا سلوک کرنے والے اور اتنے ذہین کہ مشکل سے مشکل مسائل کو اس طرح سمجھاتے تھے کہ کم سے کم مجھے تو پھر کبھی دوبارہ کتاب اٹھانے کی ضرورت نہیں پڑتی تھی۔ ان سے جو کچھ میں نے پڑھا وہ آسانی سے یاد ہوتا چلا گیا۔ مثلاً صرف اور نحو شروع میں انہوں مجھے پڑھائی اور باوجود اس کے کہ صرف و نحو کو عربی جامعات میں بہت ہی مشکل مضمون سمجھا جاتا ہے اور لوگ رٹے لگاتے ہیں اور صرف کے متعلق تو کہتے ہیں کہ اس کے لئے کتے کا دماغ چاہئے یعنی یہ مولویوں نے محاورہ بنایا ہوا ہے۔ جس طرح کتا بھونکتا رہتا ہے اس طرح ایک لفظ بار بار بھونکنا شروع کر دو۔ تو پھر صرف یاد ہوتی ہے۔ لیکن ملک صاحب کو چونکہ خدا نے دماغ کا سلیقہ عطا کیا تھا اس لئے آپ اس کو اس طرح نظام کے طور پر سمجھتے تھے اور اس طرح سمجھانے کی اہلیت رکھتے تھے کہ از خود وہ چیز یاد ہونی شروع ہو جاتی تھی۔ کبھی کسی رٹا لگانے کی ضرورت پیش نہیں آتی تھی چونکہ جب میں نے حضرت (امام جماعت احمدیہ الثانی) کے حکم پر جامعہ سے فارغ ہو کر تھوڑی دیر کے اندر ہی مولوی فاضل کا امتحان دیا تو باقی طلباء جو مولوی فاضل کے تھے وہ اکثر صرف و نحو میں فیل ہوا کرتے تھے اور امتحان قریب آنے کی وجہ سے بہت رٹے لگاتے تھے اور مجھے اس حصہ کو پڑھنے کی بھی ضرورت پیش نہیں آئی کیونکہ وہ ملک صاحب سے پڑھا ہوا تھا۔ پھر ملک صاحب نے جس حد تک فقہ کی تعلیم دی یا بعض علوم کی دوسری شاخوں میں جہاں ملک صاحب نے پڑھایا اس حصہ میں مضمون خوب سمجھ آ گیا کسی محنت کی ضرورت نہیں پڑی۔ یاد رکھیں جہاں استاد محنت کرنے والے ہو جہاں استاد کا شعور روشن ہو اور وہ اپنے مضمون کے نظام کو سمجھتا ہو اور اس کی روح سے واقف ہو۔ اس کے طلباء کو بہت کم محنت کی ضرورت پیش آتی ہے۔ جتنا زیادہ محنت کرنے والا طالب علم ہے وہ ضروری نہیں کہ استاد کے اوپر حرف آئے لیکن اکثر صورتوں میں معلوم ہوتا ہے کہ استاد کا کوئی قصور نہیں۔ بہرحال ملک صاحب کے متعلق تو میں ذاتی گواہ ہوں کہ یہ نہیں کہ ہر لیکچر پر محنت کرتے تھے۔ جب انہوں نے پڑھا تھا تو اس توجہ کے ساتھ پڑھا تھا اور اس محنت کے ساتھ پڑھا تھا کہ ان کے دماغ میں اس مضمون کا جہان روشن ہو چکا تھا۔ پھر اسی روشنی سے انہوں نے باقیوں کو' اپنے طلباء کو حصہ دیا اور وہ مضمون آسان ہوتے چلے گئے۔ جامعہ احمدیہ کو بھی ملک صاحب کی ان صفات کو پیش نظر رکھتے ہوئے اپنے علوم کی تعلیم اور تدریج میں اس نکتے کو سمجھنا چاہئے اور ملک صاحب کا یہ فیض ان کے بعد بھی ہمیشہ جامعہ میں جاری رہنا چاہئے۔ تمام اساتذہ یہ کوشش کریں کہ اس طرح اپنے طلباء کو پڑھائیں کہ طلباء اس مضمون کو عقلاً' ذہناً خود بخود جذب کرتے چلے جائیں اور ان کے شعور کا ایک ایسا حصہ بن جائے کہ پھر اس کے بعد ان کو خاص غیر معمولی محنت کی ضرورت نہ

خلافت لائبریری ربوہ

پڑے۔ بعض نئے لفظوں کو یاد کرنے کے لئے ہمیں ضرور محنت کرنی پڑتی ہے۔ بعض سی کوئنس Sequence بعض دفعہ یاد کرنے پڑتے ہیں یعنی آگے پیچھے کون سی چیز پہلے تھی کون سی بعد میں۔ معمولی توجہ سے یہ چیزیں یاد ہو جاتی ہے

لیکن اگر اچھا پڑھانے والا ہو تو جلدی یاد ہو جاتی ہیں۔ بہر حال میں ملک سیف الرحمان صاحب کا ذکر کر رہا تھا۔ جب مکرم ملک صاحب پہلی مرتبہ قادیان آئے ہیں اور غالباً یہ 34-1933ء کا واقعہ ہے۔ مجلس احرار جب زوروں پر تھی اور ان جلوسوں میں سے بعض کی راہنمائی کرنے والے تھے جو نہایت ظالمانہ گند بکتے ہوئے قادیان پر حملہ آور تھے اور یہ دعویٰ لے کر قادیان پر یلغار کی تھی کہ ہم قادیان کی اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ ملک صاحب کی زندگی کے حالات کچھ الفضل میں پیچھے شائع ہوئے ہیں۔ ممکن ہے آپ میں سے بعضوں نے پڑھے ہوں اور بعضوں نے نہ پڑھے ہوں۔ اگر نہیں پڑھے تو وہ پڑھنے چاہئیں۔ بڑے دلچسپ حالات ہیں۔ ان سے آپ کو اندازہ ہو گا کہ کس طرح خدا نے ان کو ذہنی ارتقاء نصیب فرمایا اور اب دیکھیں کہ کیسا نیک اور پاک انجام ہے کہ اگر خدانخواستہ اسی حالت میں اپنی باقی زندگی بسر کرتے تو ایک نہایت غلیظ گند بکنے والے (-) کے طور پر مرتے جس کی زندگی کا مقصد، جس کے (دین حق) کی خدمت کا تصور سوائے اس کے کچھ نہیں کہ سارا دن (-) دشمنیاں پیدا کرو اور خدا کے بندوں کے قتل و غارت کی تعلیم دو اور (بیوت الذکر) کو منہدم کرنے کی تلقین کیا کرو۔ کیسا بد انجام ہے۔ اس انجام سے نکال کر اندھیروں سے خدا ان کو روشنی میں لے آیا اور یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ مجلس احرار سے آنے کے باوجود اپنی زبان میں بعد میں ایسے پاکیزہ ہوئے کہ کبھی ساری زندگی کسی سے سخت کلامی نہیں کی۔ نرم رو اور نرم گفتار تھے اور طلباء کے طور پر بھی ہم جانتے ہیں کہ ہم سے بہت غلطیاں ہوئیں۔ بعض دوسرے اساتذہ بعض دفعہ زبان کی سختی بھی کیا کرتے تھے۔ بعض اساتذہ ایسے بھی تھے جن کے منہ سے بعض ایسے کلمے بھی نکل جاتے تھے جنہیں طلباء گالی کہہ دیتے تھے۔ وہ کہتے تھے کہ گالی نہیں حقیقت ہے مگر بہر حال وہ گالی کے قریب قریب مضمون پہنچ جایا کرتا تھا لیکن ملک صاحب کی زبان سے کبھی کسی نے کبھی ساری زندگی ایسا کلمہ نہیں سنا جس کے متعلق آپ کہہ سکیں کہ اس نے دل پر بوجھ ڈالا ہے۔ پس یہ روحانی پاک تبدیلی ہے جو خدا تعالیٰ نے ان کی ذات میں فرمائی اور انجام ایسا نیک کہ ساری اولاد، سات بچے ہیں۔ چار بیٹیاں اور تین بیٹے۔ سارے ہی اللہ کے فضل سے نہایت مخلص اور فدائی احمدی، سلجھے ہوئے بااخلاق لوگ اور دنیا میں بھی ہر جگہ بہترین زندگی گزارنے والے اور اچھے مناصب پر فائز، اچھی جگہ بچیوں کی شادیاں ہوئی ہیں اور ان بچوں میں سے کسی کے خلاف کبھی کوئی شکایت نہیں سنی بلکہ جب بھی سنا ہے تعریف سنی ہے کہ خدا کے فضل سے صف اول کے خدمت کرنے والے ہیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 79 سال سے کچھ اوپر تھی اور آخری کام جو انہوں نے وفات سے پہلے کیا وہ مجھے ایک خط لکھا دعا کا جو مجھے ان کی وفات کے بعد ملا۔ بہت دعاؤں کے مستحق ہیں اور چونکہ ایسے تبحر علماء دنیا میں کم کم پیدا ہوتے ہیں اس لئے ان کے خلاء کو بھرنے کی ضرورت پیش آتی ہے اور یہ یقین کے ساتھ کہا جا سکتا ہے کہ کچھ عرصے تک جماعت کو یہ خلاء ضرور محسوس ہو گا۔ اس لئے اس عرصے میں ہماری نوجوان نسلوں کو اپنی علمی کمزوریاں دور کرنی چاہئیں۔ اپنے اندرونی خلاء بھرنے چاہئیں تاکہ جماعت کا یہ خلاء ان کے وجود سے بھر سکے۔ اس سلسلے میں جہاں ان کے لئے دعا کی تحریک کرتا ہوں ان کی اولاد کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں اور سلسلے کے تمام علماء کے لئے بھی دعا کی تحریک کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صحیح معنوں میں علم اور علم کا عرفان نصیب کرے اور جماعت احمدیہ کو کبھی بھی دنیا میں علماء کی کمی محسوس نہ ہو۔ ان کا جنازہ غائب آج میں یہاں جماعت انگلستان کے ایک مخلص دوست عبد الرشید صاحب کے جنازہ حاضر کے ساتھ پڑھا چکا ہوں۔ اس لئے آخر پر صرف یہی ایک درخواست ہے کہ دوست ملک صاحب اور ان کی اولاد اور سلسلے کے بزرگوں کو ہمیشہ دعاؤں میں یاد رکھتے رہیں۔

حضرت ملک سیف الرحمٰن صاحب کے کتبے کی خودنوشت تحریر

ایک چیز جس کا ذکر کرنا تھا اور میں بھولنے لگا تھا۔ میری اب نظر پڑ گئی ہے۔ وہ یہ ہے کہ ملک صاحب...... نے اپنے وصال سے تقریباً 14-15 سال پہلے ایک بند تحریر ہادی علی صاحب کے سپرد کی (-) اس میں لکھا ہے کہ میرا دل چاہتا ہے کہ میرے کتبے پر یہ تحریر ہو لیکن یہ لفافہ بند ہے۔ تم نے نہیں پڑھنا جب میرا وقت آئے تو اس وقت کے (امام جماعت) کو یہ پیش کر دینا۔ آگے ان کی مرضی ہے وہ چاہیں تو اسے قبول کریں چاہیں تو نہ کریں لیکن میری تمنا ان تک پہنچ جانی چاہئے۔ وہ تحریر یہ ہے........

اپنے اعمال کے لحاظ سے اپنے آپ کو اس قابل نہیں سمجھتا کہ بہشتی مقبرے میں دفن کیا جاؤں لیکن مولا کریم کے فضلوں سے ناامید بھی نہیں ہوں کیونکہ میری ساری زندگی اس کے فضلوں کے سہارے سے ہے۔ ورنہ من آنم کہ من دانم (آگے ایک لفظ نہیں پڑھا جا رہا کساں ہے شاید) بہر حال اگر اس کا یہ فضل ہو کہ بہشتی مقبرے میں جگہ ملے تو میری لوح مزار پر مندرجہ ذیل (-) لکھی جائے......... (اس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے کاش! میری قوم کو معلوم ہو سکتا یا معلوم ہو جائے........ کہ خدا نے مجھے بخش دیا ہے........ اور مجھے معزز لوگوں میں شمار فرما دیا) اگر اس کی اجازت نہ ملے تو پھر یہ شعر لکھا جائے۔

ایک عالم مر گیا ہے تیرے پانی کے بغیر
پھیر دے اب میرے مولا اس طرف دریا کی دھار

اگر اس کی بھی اجازت نہ ملے تو پھر بابا طاہر اصفہانی کی یہ رباعی لکھی جائے۔

یا رب ز گناہِ زشتِ خود منفعلم
و از فعلِ بد خوئے بخود مخجلم
فیض بدلم ز عالمِ غیب رساں
تا محو شود خیالِ باطل ز دلم

جس کا ترجمہ یہ ہے کہ اے میرے رب! میں گندے گناہوں کے بارے میں خود بہت شرمندہ ہوں اور اپنے بد خو فعل سے سخت خجالت محسوس کر رہا ہوں۔ فیض بدلم ز عالم غیب رساں۔ عالم غیب سے میرے دل کو ایک فیض پہنچا دے۔ تا محو شود خیال باطل ز دلم۔ تاکہ خیال باطل میرے دل سے ہمیشہ کے لئے محو ہو جائے۔

جماعت کو یعنی ربوہ کے نظام جماعت کو میری تاکید ہے کہ اگر (-) جماعت کو یہ اجازت نہ ہو کہ احمدیوں کے کتبوں پر کلام الٰہی کی آیات کندہ کی جائیں تو جب تک اللہ تعالیٰ ان حالات کو تبدیل نہیں فرماتا اس وقت تک یہ آیت لکھنے کی بجائے اس کی جگہ چھوڑ دی جائے اور جب بھی خدا زمانے کے حالات تبدیل فرمائے پھر اس آیت کو کندہ کر دیا جائے اور باقی عبارت من و عن اسی طرح درج کر دی جائے البتہ شروع میں ملک صاحب کا مختصر تعارف جیسا کہ دستور ہے وہ انجمن کی طرف سے تجویز ہو کر منظوری کے لئے مجھے بھجوا دیا جائے۔"

بحوالہ الفضل (ربوہ) 19- نومبر 1989ء ص 66)

تعارف

حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب

انور کاہلوں اپنی کتاب ظفر اللہ خان My Mentor میں لکھتے ہیں:-

امریکہ پہلی دفعہ جانے سے پہلے 1953ء میں بابا جی (یعنی حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب) نے مجھے کہا کہ میں Fegt And Co جو واشنگٹن میں ہے کے تہہ خانے سے کپڑے خریدوں۔ تہہ خانے (Basement) میں سیکنڈ ہینڈ یعنی پرانے کپڑے فروخت ہوتے ہیں اور وہاں سے کپڑے خریدنے کی وجہ سے میرے پاس خاصی رقم بچ گئی۔ آپ جب بھی اپنے دوستوں یا رشتہ داروں کے لئے تحفے خریدتے یعنی ٹائیاں اور جرابیں تو اسی دکان کے تہہ خانے سے خریدتے آپ نے اپنی تمام عمر کوئی ایسی قمیض نہیں خریدی جس کی قیمت ایک ڈالر سے زیادہ ہو۔ یہ آپ نے مجھے بتایا۔ اگرچہ یہ بات ناقابل یقین معلوم ہوتی ہے۔ لیکن آپ نے یہ بھی کہا کہ انہوں نے گذشتہ تیس سال میں کچھ بھی نہیں خریدا۔ یعنی کوئی قمیض نہیں خریدی۔ 1983ء تک وہ ایسی قمیض پہنتے رہے جس کے کالر کا سائز ساڑھے پندرہ تھا۔ جو بعد میں کافی ڈھیلی لگتی تھی۔ 1954ء کے بعد بابا جی نے پاکستان میں بہت کم وقت گزارا آپ اپنی قمیضوں اور انڈر ویر یا جرابوں کو اکٹھی کر چھوڑتے تھے اور ان کی مرمت لاہور میں آکر کرواتے تھے۔ جب لاہور تشریف لاتے تو وہ یہ ساری چیزیں میری والدہ محترمہ کو دے دیتے ایک دفعہ میری موجودگی میں میری والدہ ایک بنیان نکال لائیں جس میں کئی سوراخ ہو چکے تھے۔ والدہ محترمہ نے حضرت چوہدری صاحب سے پوچھا۔ کیا اس کو اب تلف کر دیا جائے۔ یعنی اب اسے کام میں نہ لایا جائے۔ آپ نے فرمایا نہیں جو بنیان اس طرح خاصی پرانی ہو جاتی ہے وہ بہت زیادہ نرم ہو جاتی ہے اور جب انسان کو بہت زیادہ پسینہ آتا ہے تو یہ سوراخ اس کے لئے ہوا اندر آنے کا باعث بنتے ہیں۔

ڈاکٹر سعید احمد صاحب نے دیکھا کہ آپ انسولین کا ٹیکہ لگانے کے لئے ایک سرنج کو کئی ہفتے استعمال کرتے تھے۔ چنانچہ ڈاکٹر صاحب نے بہت ساری سرنجیں جو ڈسپوزیبل تھیں آپ کو دے دیں۔ اس کے بعد ایک دفعہ جب لندن میں ڈاکٹر صاحب ان سے ملے تو انہوں نے دیکھا کہ وہ ڈسپوزیبل سرنج بھی بار بار استعمال کرتے تھے۔ بلکہ روئی کے وہ پھاہے جو پہلے استعمال ہو چکے تھے۔ انہیں بھی پھینکنے سے پہلے کئی دفعہ استعمال کرتے تھے۔

بات دراصل یہ ہے کہ آپ کسی چیز کے ضیاع کو نہایت ناپسند فرماتے تھے۔ آپ کا یہ خیال تھا کہ ہر وہ چیز جو آپ کی ملکیت ہے یا جس پر انہیں کوئی اختیار حاصل ہے اگرچہ وہ ان کی اپنی نہ ہو لیکن ان کے پاس ہو۔ وہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک امانت کی صورت میں ان کے پاس ہے۔ آپ کہتے تھے کہ ایک دن ہم سب کو اپنے ہر لمحے کا حساب دینا پڑے گا اور ہر پیسے کا جو ہمیں دیا گیا تھا۔

خلافت لائبریری ربوہ

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

مسٹر جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل کے خیالات

جسٹس ریٹائرڈ دراب پٹیل نے اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ بنگلہ دیش سے لے کر الجیریا تک کے اسلامی ممالک کو دہشت گردی میں ملوث کرنے کے لئے مغربی ممالک کوشاں ہیں۔ اور وہ دہشت گردی کی حمایت بھی کرتے ہیں۔ جرمنی کی آپ نے تعریف کی کہ یہ ایک بڑی طاقت تو ہے لیکن سپر طاقت نہیں۔ آپ ایک سیمینار ایک کانفرنس کا افتتاح کر رہے تھے جس کا موضوع یہ ہے کہ جن سوسائٹیوں میں مختلف تمدن کے لوگ بستے ہیں ان میں اختلافات کو کس طرح دور کیا جا سکتا ہے۔ یہ کانفرنس گوئٹے انسٹی ٹیوٹ اور انسانی حقوق کے ایک مشن پاکستان اور جرمن ایجو کیٹڈ پاکستانی ویلفیئر ایسوسی ایشن کے اشتراک سے کراچی کے ایک ہوٹل میں منعقد کی گئی۔ جسٹس پٹیل نے تفصیل کے ساتھ بتایا کہ کس طرح یہ ہندوستان کی مسلم اقلیت کے لئے ایک الگ خطہ قائد اعظم محمد علی جناح اور مسلمانوں کی کوشش سے بنایا گیا۔ جنہوں نے یہ کہا تھا کہ پاکستان بن جانے کے بعد مسلمان مسلمان نہیں رہیں گے اور ہندو ہندو نہیں یعنی ایک دوسرے سے کوئی تعصب کا اظہار نہیں کیا جائے گا لیکن اب حالت یہ ہے کہ یہاں بعض لوگ دہشت گردی میں ملوث ہیں۔ آپ نے حاضرین سے کہا کہ کس طرح ایک اچھے مسلمان وزیر اعظم خواجہ ناظم الدین نے مضبوطی کے ساتھ ایسے عناصر کو کچلا تھا جو مختلف رنگوں میں تقسیم کے ذمہ دار بن رہے تھے۔ ایسا ہی یہ بھی ہوا کہ اس بات نے ذوالفقار علی بھٹو کے عہد میں پھر سر اٹھایا اور قادیانیوں (احمدیوں) کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ رحمت مسیح کا ذکر کرتے ہوئے جسٹس دراب پٹیل نے کہا کہ خاموشی کی ایک سازش معلوم ہوتی ہے لیکن انہوں نے انگریزی پریس کی تعریف کی کہ جنہوں نے اقلیتوں کے خلاف زیادتیوں پر اپنے خیالات کا اظہار کیا اور انہیں مذمت کی نظر سے دیکھا۔ آپ نے یہ بھی کہا کہ مغرب نے مذہبی جماعتوں کی اس لئے حمایت کی تھی کہ وہ کمیونسٹوں کے خلاف اس کا ساتھ دیں۔

حقیقت یہ ہے کہ جو کچھ دراب پٹیل نے کہا اسے محسوس تو بہت سے لوگ کرتے ہیں لیکن زبان پر لانے کے لئے تیار نہیں۔ کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے جو تشدد کو پسند کرے اور اقلیتوں کو مشکل میں ڈالنا چاہے جب ہم کہتے ہیں کوئی بھی ایسا شخص نہیں ہے تو مطلب یہ ہے کہ وہ لوگ جو ملک کی سلامتی اور باشندوں کے بھائی چارے پر بھی ایمان رکھتے ہیں۔ ویسے تو دہشت گرد بھی موجود ہیں اور اقلیتوں کے ساتھ ناروا سلوک کرنے والے لوگ بھی پائے جاتے ہیں۔

ooo

مذہبی تنظیموں کے بیرون ملک تعلقات

بتایا گیا ہے کہ قانون نافذ کرنے والے اداروں اور خفیہ ایجنسیوں نے ایک نہایت حساس رپورٹ اس سلسلے میں تیار کر لی ہے کہ بعض مذہبی تنظیمیں اور پارٹیاں بیرونی ممالک میں تعلقات اور رابطے رکھتی ہیں۔ اگرچہ محدود رنگ میں ہی اس سلسلے میں پہلے بھی کارروائی کی جا چکی ہے حکومت اس معاملے کو وسعت دے کر ملک گیر کرنا چاہتی ہے۔ ان مذہبی اور سیاسی پارٹیوں کے رہنماؤں اور کارکنوں کو جلد ہی گرفتار کر لیا جائے گا۔ بیرونی ممالک کے متعدد لوگ خاص طور پر افغانی اور سینکڑوں اور ہزاروں عرب طالب علم پاکستان سے نکال دیئے جائیں گے۔ اگرچہ اس بات کا بھی خدشہ ہے کہ ان لوگوں کو نکالنے سے حکومت کے لئے مزید مسائل پیدا ہوں گے۔ جن اداروں نے یہ رپورٹ تیار کی ہے۔ ان کا یہ بھی کہنا ہے کہ ان تنظیموں اور پارٹیوں کو ایک اسلامی ملک سے خاصا روپیہ مل رہا ہے۔

ooo

جمعہ کی چھٹی برقرار رہے گی؟

ملک بھر میں قیاس آرائیاں جاری ہیں کہ حکومت جمعہ کی ہفتہ وار چھٹی ختم کر کے اتوار کو چھٹی کا اعلان کرنے والی ہے اس بارے میں مختلف اخباری اطلاعات کی بنیاد پر یہ کہا جا رہا ہے کہ عالمی اقتصادی نظام سے مربوط رابطہ کے لئے یہ ضروری ہے کہ چھٹی کا موجودہ نظام ختم کر کے اتوار کی چھٹی کا سابقہ نظام بحال کیا جائے۔

لیکن کراچی سے شائع ہونے والے ایک معروف انگریزی اخبار نے بڑے اعتماد سے یہ خبر دی ہے کہ چھٹی کے دن میں کوئی تبدیلی نہیں ہو گی اور جمعہ کی چھٹی بدستور جاری رہے گی۔ اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ ایسا معلوم ہو رہا ہے کہ وفاقی حکومت نے ہفتہ وار چھٹی بدلنے کا ارادہ ختم کر دیا ہے۔ اس معاملے پر حکومت کے مختلف اداروں کے درمیان بات چیت اور بحث و تمحیص کا سلسلہ جاری تھا۔ اور عرصہ تین ماہ سے یہ باتیں ہو رہی ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ وفاقی کابینہ میں بھی یہ مسئلہ زیر بحث آیا تھا۔

سرکاری ذرائع کے حوالے سے کہا گیا ہے کہ اس ساری بحث کا نتیجہ یہ نکالا گیا ہے کہ سردست جمعہ کی چھٹی ہی جاری رہے گی اور اتوار کو چھٹی کے طور پر اختیار کرنے کا معاملہ پھر کسی اور وقت کے لئے اٹھا کر رکھ دیا گیا ہے۔

بتایا گیا ہے کہ وزیر اعظم بے نظیر بھٹو نے جمعہ کی چھٹی کو بدلنے کی حمایت نہیں کی۔ ان کا کہنا ہے کہ سردست یہ تبدیلی مناسب نہیں۔ اس موضوع پر بحث کو ختم کر دینے کی کوئی واضح وجہ تو نہیں بتائی گئی لیکن یہ خیال کیا جا رہا ہے کہ حکومت اس وقت مذہبی جماعتوں کے خلاف کوئی اور محاذ کھولنے کو تیار نہیں جو پہلے ہی حکومت کی مخالفت میں منظم ہو رہے ہیں۔ ان مذہبی جماعتوں نے مہنگائی، حکومتی نگرانی میں چلنے والے ٹیلی ویژن پر آزاد پالیسی، سینماؤں میں دکھائی جانے والی فلموں میں سنسر کی پابندیوں کی نرمی وغیرہ کو اسلامی اصولوں کی خلاف ورزی قرار دیا ہے۔

اس دوران حکومت نے بڑی تجارتی تنظیموں کو یہ بھی کہا ہے کہ اگر جمعہ کو چھٹی نہ ہو تو پھر وہ متبادل دن تجویز کریں کہ کس دن چھٹی کی جائے۔

وفاقی وزیر تجارت نے صرف تجارتی اداروں کے لئے جمعہ کی چھٹی ختم کرنے کی تجویز پر ان سے بات چیت کی ہے اور کہا ہے کہ پھر وہ اتوار یا کسی اور دن کو چھٹی کرنا چاہیں گے۔

حکومت نے یہ بھی تجویز کیا ہے کہ سٹیٹ بینک' ڈرائی پورٹ' کسٹمز کا محکمہ' اور کمرشل بینکوں کی ایک یا دو برانچیں جمعہ کے دن بھی کام کرتی رہیں۔ تاکہ بزنس مین خصوصاً وہ جو امپورٹ ایکسپورٹ کا کام کرتے ہیں ایسے دن بھی کام کرتے رہیں جو دیگر سرکاری اداروں اور اکثر پرائیویٹ اداروں میں چھٹی کا دن ہو۔

ذرائع نے بتایا ہے کہ چند بڑے کاروباری اداروں آل پاکستان ٹیکسٹائل ملز ایسوسی ایشن' چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری' سٹاک مارکیٹوں' اور آل پاکستان لیدر گڈز مینوفیکچررز اینڈ ایکسپورٹرز ایسوسی سمیت بعض دیگر اداروں نے حکومت سے وعدہ کیا ہے کہ وہ باہمی غور و خوض کے بعد چند دن کے اندر اس متبادل دن کی اطلاع حکومت کو دیں گے جس دن وہ جمعہ کی چھٹی نہ کرنے کی صورت میں چھٹی کریں گے۔

ooo

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 30301 میں جمال دین ولد مکرم محمد صادق عرف سادو قوم گوجر پیشہ کاشتکاری عمر 65 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 27 ج۔ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 95-5-13 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ ترکہ والد و ترکہ بھائی 8 کنال زمین جو بھانجی کو ہبہ کر دی ہے لیکن تازیست قبضہ اور آمد کا حق محفوظ رکھا ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 3000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد جمال دین ولد محمد صادق عرف سادو ساکن چک نمبر 27 ج۔ب P.O چک نمبر 56 ج۔ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 مبارک احمد زعیم انصار اللہ چک نمبر 27 ج۔ب گواہ شد نمبر2 مجاہد احمد نائب قائد خدام الاحمدیہ چک نمبر 27 ج۔ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 30302 میں عطیۃ الحی زوجہ نصیر احمد بدر مربی سلسلہ قوم جٹ پیشہ خانہ داری عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 565 گ۔ب ضلع فیصل آباد حال ربوہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ 95-9-6 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم پندرہ ہزار روپے اور زیورات طلائی چار تولہ مالیتی سترہ ہزار روپے کل جائیداد مالیتی بتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ دو صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ عطیۃ الحی مکان D-10 بیوت الحمد کالونی ربوہ گواہ شد نمبر1 بشارت احمد شاہد وصیت نمبر 28738 مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 نصیر احمد بدر مربی سلسلہ خاوند موصیہ وصیت نمبر 26476۔

مسل نمبر 30303 میں عبد الستار ولد کریم بخش صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 69

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 96 گ-ب ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-9-3 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زرعی زمین 28 کنال واقع چک نمبر96 گ-ب ضلع فیصل آباد مالیتی تین لاکھ چھتیس ہزار روپے سکنی زمین 15 مرلہ جو کہ گورنمنٹ کی ہے اس کے اوپر مکان 12X24 کا ہے مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ بارہ ہزار روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد عبدالستار ولد کریم بخش صاحب چک نمبر96 گ-ب P.O خاص ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 ماسٹر حفیظ احمد صدر جماعت احمدیہ 96 گ-ب ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر2 علی محمد ولد عیدا صاحب چک نمبر96 گ-ب ضلع فیصل آباد۔

مسل نمبر 30304 میں روبینہ شفیق زوجہ محمد شفیق قیصر صاحب قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 29 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بہاولپور بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-8-26 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زیورات طلائی ساڑھے پانچ تولہ مالیتی بائیس ہزار اور حق مہر دس ہزار روپے کل جائیداد مالیتی بتیس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ 300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ روبینہ شفیق 52/B محمدیہ کالونی بہاولپور گواہ شد نمبر1 محمد شفیق قیصر خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 ڈاکٹر محمد اکرم وقار 6/77 میڈیکل کالونی بہاولپور۔

مسل نمبر 30305 میں مبارک احمد ڈوگر ولد محمد حنیف ڈوگر قوم جٹ ڈوگر پیشہ معلم وقف جدید عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن عہدی پور ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-2-1 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ 1750 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مبارک احمد ڈوگر ساکن عہدی پور P.O گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ گواہ شد نمبر1 منور احمد مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 مبارک احمد ولد فیض احمد صاحب عہدی پور ضلع سیالکوٹ۔

مسل نمبر 30306 میں ثناء اللہ باجوہ ولد چوہدری محمد عبداللہ باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ تجارت عمر 43 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 95-7-14 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ زمین برقبہ ایک کنال انیس مرلہ خسرہ نمبر2057 کھاتہ نمبر502 کھتونی نمبر1109 کا 1/2 حصہ خرید کر بیٹے رضی اللہ کے نام کیا گیا یعنی اصل رقبہ ساڑھے انیس مرلہ ہے۔ مالیتی پچاس ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ چھ ہزار روپے ماہوار بصورت تجارت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد ثناء اللہ باجوہ- باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال P.O خاص ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 عطاء اللہ باجوہ برادر موصی وصیت نمبر25233 گواہ شد نمبر2 چوہدری محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر6222 والد موصی۔

مسل نمبر 30307 میں امتہ المالک زوجہ ثناء اللہ باجوہ قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 95-7-14 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ حق مہر تین ہزار روپے بذمہ خاوند محترم اور زیورات طلائی ساڑھے تین تولہ مالیتی پندرہ ہزار روپے اس وقت مجھے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ امتہ المالک C/O باجوہ میڈیکل سٹور ظفروال P.O خاص ضلع نارووال گواہ شد نمبر1 ثناء اللہ باجوہ خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 محمد عبداللہ باجوہ وصیت نمبر6222 خسر موصیہ۔

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان اور عہدیداران سے ضروری گزارش

○ تحریک جدید کے سال نو 11-31-52-62 کا اعلان فرماتے ہوئے لندن میں 3- نومبر 95ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جو بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اس کی روشنی میں جملہ احباب جماعت کے وعدہ جات مرکز کو فراہم فرما کر عند اللہ ماجور ہوں فاستبقوا الخیرات کے تحت 31- دسمبر 95ء تک اسی ماہ کے اندر اندر اس کار خیر کو پایہ تکمیل تک پہنچا کر حضرت صاحب کی خصوصی دعائیں حاصل کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ ہو۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

گمشدہ نقدی

○ چند روز ہوئے رحمت بازار ربوہ کے اردگرد کچھ نقدی گر گئی ہے۔ جس کسی کو ملے براہ کرم دفتر الفضل میں پہنچا دیں۔

ضروری اعلان

○ الفضل میں وفات اور پیدائش کے اعلانات کرنے والے دوستوں سے درخواست ہے کہ وہ اعلان پر صدر حلقہ مربی سلسلہ، صدر جماعت یا امیر صاحب کی تصدیق ضرور ہمراہ لائیں یا بھجوائیں بصورت دیگر ادارہ الفضل وفات یا پیدائش کے اعلان شائع کرنے سے معذور ہوگا۔

(مینجر الفضل)

نظارت تعلیم کے اعلانات

اعلان داخلہ اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور

○ ایم بی اے و ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس پروگرام 95-1996ء

تعلیمی قابلیت: I- ایم بی اے پروگرام کے لئے بی اے / بی ایس سی / بی کام یا اس کے مساوی کم از کم سیکنڈ ڈویژن

II- ایم ایس سی کمپیوٹر سائنس کے لئے بی کام / بی ایس سی انجینئرنگ یا بی اے / بی ایس سی / بی ایس سی (آنرز) کم از کم سیکنڈ ڈویژن درج ذیل مضمون میں سے کسی ایک کے ساتھ ریاضی جنرل ریاضی اے و بی کورس، شماریات، اکنامکس اور فزکس۔

درخواستیں جمع کروانے کی آخری تاریخ 9- دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ سیلف فنانس بنیاد پر بھی سیٹیں مختص ہیں۔ مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 95-12-1 ملاحظہ فرماویں۔

○ ہمدرد انسٹی ٹیوٹ آف ایجوکیشن یونیورسٹی کراچی نے مندرجہ ذیل پروگرامز میں داخلہ کے لئے درخواستیں طلب کی ہیں۔

(1) B.Ed سائنس ایجوکیشن (B.Sc کرنے والے طلبہ کے لئے)

(2) M.Ed ڈگری پروگرام (B.Ed کرنے والے طلبہ کے لئے)

(3) PH.D ڈگری پروگرام (M.A ایجوکیشن) M.Ed کرنے والے طلبہ کے لئے

داخلہ فارم مع پراسپکٹس 150 روپے کے عوض ہمدرد یونیورسٹی کیمپس کراچی اور کیمپ آفس ہمدرد سینٹر المجید- ناظم آباد نمبر3 کراچی 74600

داخلہ سے قبل ایک داخلہ ٹیسٹ دینا لازمی ہوگا۔ درخواست فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 12- دسمبر 1995ء مقرر ہے۔ مزید تفصیلی معلومات کے لئے روزنامہ "Dawn" مورخہ یکم دسمبر 1995 ملاحظہ فرماویں۔

○ خیبر میڈیکل کالج پشاور، ایوب میڈیکل کالج ایبٹ آباد اور فاطمہ جناح میڈیکل کالج لاہور (صرف صوبہ سرحد کی خاتون امیدواران) کی فرسٹ ایئر M.B.B.S کلاس میں داخلہ کی خواہش مند خواتین اور مرد امیدواران ایچ ایس ایس سی (پری میڈیکل) یا بی ایس سی (بائیولاجیکل سائنسز معہ ایچ ایس ایس سی (پری میڈیکل) پاس کر چکے ہوں اور صوبہ سرحد کا ڈومیسائل رکھتے ہوں۔ انہیں ہدایت کی جاتی ہے کہ اپنی درخواستیں مجوزہ فارموں پر بذریعہ رجسٹرڈ ڈاک یا ذاتی طور پر اس طرح ارسال کریں کہ پرنسپل خیبر میڈیکل کالج پشاور کو زیادہ سے زیادہ 12- دسمبر 1995ء تک پہنچ جائیں مزید تفصیلات کے لئے روزنامہ جنگ 3- دسمبر 1995ء ملاحظہ فرماویں۔

خلافت لائبریری ربوہ

خبریں

ربوہ : 5- دسمبر-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 6 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 21 درجے سنٹی گریڈ

○ افغانستان کے دار الحکومت کابل میں صدر برہان الدین ربانی کی رہائش گاہ صدارتی محل کو آگ لگ گئی۔ آگ اور دھوئیں کے بادلوں نے صدارتی محل کو کئی گھنٹوں سے اپنی لپیٹ میں لے رکھا ہے۔ صدر ربانی لاپتہ ہو گئے ہیں۔ یہ آگ مسلسل 5 گھنٹے تک لگی رہی۔ مالی یا جانی نقصان کے بارے میں کچھ معلوم نہیں ہو سکا۔ وائس آف جرمنی نے بتایا ہے کہ افغان وزارت دفاع نے جنوب مشرقی کابل کے کچھ اور حصے بھی طالبان سے زبردست لڑائی کے بعد واگزار کرالئے ہیں۔ طالبان کے ترجمان نے بی بی سی کو انٹرویو دیتے ہوئے بتایا کہ ہماری صفوں میں کوئی پاکستانی نہیں ہے۔ بلکہ روس اور بھارت کابل کی انتظامیہ کی مدد کر رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہم لڑائی کے حق میں نہیں ہیں اور مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا چاہتے ہیں۔ صدارتی محل کو آگ لگنے کے بارے میں بتایا گیا ہے کوئی دھماکہ سنائی نہیں دیا نہ ہی کسی بیرونی حملے کے شواہد ملے ہیں۔

○ کراچی میں چھلنی اور مسخ شدہ چھ نعشیں برآمد ہوئی ہیں دہشت گردوں سے جدید گولہ بارود پکڑا گیا ہے۔ 50 دہشت گردوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ شریف آباد میں دہشت گردوں نے ٹیکسی میں موجود ایک شخص کو زندہ جلا ڈالا اور نگی ٹاؤن میں مسلح افراد نے ٹیلیفون کیبنٹ کو برسٹ مار کر تباہ کر دیا۔ تین مزدوروں کو اغوا کر کے ہاتھ پاؤں باندھ کر ہلاک کر دیا گیا۔

○ پاکستان نے آسٹریلیا کے خلاف تیسرا کرکٹ ٹیسٹ میچ معجزانہ طور پر جیت لیا۔ آسٹریلیا کو 74 رنز سے شکست ہوئی۔ مشتاق احمد 9 وکٹیں حاصل کر کے مین آف دی میچ رہے۔ راشد لطیف نے 5 کیچ پکڑے۔ ٹیم اب نیوزی لینڈ جائے گی۔ جہاں واحد ٹیسٹ میچ کھیلے گی۔

○ حکومت نے 5'5 ہزار ٹن دالیں پیاز اور سرخ مرچ در آمد کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔

○ پنجاب کے سینئر وزیر مسٹر مشتاق اعوان کے پیپلز پارٹی کے باغیوں سے مذاکرات ناکام ہو گئے ہیں۔ بے نظیر نے انہیں اسلام آباد بلالیا ہے وزیر اعظم نے اس موضوع پر صدر لغاری سے بھی تفصیلی صلاح مشورہ کیا باغی ارکان سے مذاکرات کے لئے قومی رہنماؤں کی ایک ٹیم کا لاہور پہنچنا متوقع ہے۔ باغی ارکان نے مذاکرات میں کہا کہ ہم اپنے مطالبات سے دستبردار نہیں ہوں گے۔ ہمیں وزیر اعظم سے کوئی شکایت نہیں۔ ہم ان کے سپاہی ہیں ہمارا جہاد صرف کرپشن کے خلاف ہے۔ جو جاری رہے گا۔

○ پی آئی اے نے مصری مسافروں کے اندرون و بیرون ملک سفر پر پابندی عائد کر دی ہے۔ کسی ممکنہ تخریب کاری سے بچنے کے لئے یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ پی آئی اے نے تمام مصریوں کو اس فیصلے سے آگاہ کر دیا ہے۔

○ مصری سفارت خانہ میں دھماکہ کے الزام میں مزید 4 عربوں کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ گرفتار شدگان کی تعداد 16 ہو گئی ہے کار بیچنے والے شو روم کے مالک سمیت آٹھ افراد کو تفتیش کے بعد رہا کر دیا گیا۔ دہشت گردی سے نمٹنے کے لئے ایف آئی اے کا ایک نمائندہ واشنگٹن اور ایف بی آئی کا ایک نمائندہ اسلام آباد میں تعینات ہو گا۔ لاہور میں بم دھماکے کا مصری سفارت خانے سے کوئی تعلق نہیں۔ وزیر داخلہ مسٹر نصیر اللہ خان بابر نے کہا ہے کہ ہم نے کسی مرد کو کراچی میں جنازہ اٹھانے سے نہیں روکا۔

○ بی بی سی نے خبر دی ہے کہ بھارت نے امریکہ پر کشمیر میں مداخلت کا الزام لگایا ہے۔ کسی اعلیٰ بھارتی رہنما کی طرف سے امریکہ پر اس طرح کا الزام پہلی مرتبہ لگایا گیا ہے۔ حزب اختلاف کے ارکان بھارتی وزیر داخلہ کی تقریر سے متاثر ہوئے بغیر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے۔

○ سرحد کے وزیر اعلیٰ مسٹر آفتاب احمد خان شیرپاؤ نے کہا ہے کہ اگر کالا باغ ڈیم کے بغیر پاکستان نہیں چل سکتا تو ہم قربانی دینے کے لئے تیار ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ڈیم کی تعمیر کا فائدہ کیا ہو گا اور اس کے سرحد اور قومی یکجہتی کو پہنچنے والے نقصانات کیا ہوں گے۔ یہ بات دیکھنی چاہئے۔ انہوں نے کہا کہ سندھ نے سرحد پر اسلحہ کی سمگلنگ کا الزام کبھی نہیں لگایا۔

○ ایم کیو ایم کے سربراہ الطاف حسین نے کہا ہے کہ پہلے بنگلہ دیش بنا تھا۔ اگر ظلم نہ رکا تو جغرافیہ پھر قتل ہو جائے گا زمین اپنی اولاد کا قتل زیادہ دیر تک برداشت نہیں کرتی۔ وہی زمین جغرافیہ بدل کر مظلوموں کی ملکیت بن جاتی ہے۔ گلی گلی خون بہایا جا رہا ہے آنکھیں نکالی جا رہی ہیں۔ کھال ادھیڑی جا رہی ہے۔ ناخن کھینچے جا رہے ہیں۔ ہمیں جنازوں کو کندھا دینے کی بھی اجازت نہیں۔ تاریخ میں پہلی بار خواتین نے کندھا دے کر جنازہ قبرستان پہنچایا۔ انہوں نے کہا کہ پہلے آصف نواز ہمیں ختم کرنے کی بات کرتے تھے۔ اب حکومت کے ساتھ پوری اقتدار مافیا قتل عام میں شریک ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا مقصد اقتدار نہیں حقوق کا حصول ہے۔ انہوں نے متنبہ کیا کہ گولیوں اور بارود سے کسی تحریک کو ختم نہیں کیا جا سکتا۔

○ سابق نگران وزیر اعظم معین قریشی اور سابق وزراء اور مشیر محبوب الحق اور شاہد برکی تینوں اسلام آباد میں اکٹھے ہو گئے ہیں۔ ان کے اکٹھا ہونے پر سیاسی حلقوں میں چہ میگوئیاں ہونا شروع ہو گئی ہیں۔

○ عالمی بینک کے پاکستانی نژاد نائب صدر شاہد جاوید برکی نے ان اخباری اطلاعات کی تردید کی ہے کہ انہیں کوئی اعلیٰ انتظامی عہدہ سونپا جا رہا ہے۔ ان سے سوال کیا گیا کہ کیا آپ نگران وزیر اعظم بن رہے ہیں تو انہوں نے سخت لہجے میں اس کا انکار کیا۔

○ مسلم لیگ (ن) کے چوہدری شجاعت حسین نے کہا ہے کہ حکومت سینٹ میں فوج کو بے عزت کرنا چاہتی تھی اور یہ کام اپوزیشن کے ذریعے کروانا چاہتی تھی۔ ہم نے یہ سازش ناکام بنا دی ہے اور فوجی بغاوت کے بارے میں کچھ نہیں کہا۔

○ قائد حزب اختلاف مسٹر نواز شریف نے کہا ہے کہ حکومت خود اپنی موت کو کال دے رہی ہے۔ سازش کرنے والے اب پچھتا رہے ہیں۔ بدنیت لوگ انجام کو پہنچنے والے ہیں۔ اس حکومت کے کرتوت 5 سال پورے کرنے والے نہیں ہیں۔ یہ دوسروں کو سات سال کی سزائیں دے رہے ہیں۔ انہیں اپنے بارے میں پتہ نہیں کہ آئندہ سات روز میں ان کے ساتھ کیا ہو گا۔ جس دن بے نظیر کی چھٹی ہو گی اسی روز شیخ رشید جیل سے باہر ہو گا۔ انہوں نے کہا میرے ہاتھ صاف ہیں۔ کسی بینک کا روپیہ نہیں کھایا۔ بے نظیر بھٹو کی بھول ہے کہ وہ مجھے جھکا سکتی ہیں۔ قائد حزب اختلاف اپنی رابطہ عوام مہم کے دوران جہلم اور گوجرہ میں بڑے بڑے اجتماعات سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ ہم 24 سیٹیں "قاضی آ رہا ہے" کے باعث ہارے۔ الیکشن ہم نے جیتا حکومت کسی اور کی بنی۔ اقتدار مسلم لیگ کے پاس آنے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب بھی میں کال دوں آپ لبیک کہیں گے؟ اس پر لوگوں نے ہاتھ اٹھا کر تائید کی۔

○ مہنگائی اور بدامنی کے خلاف مسٹر شہباز شریف جیل میں بھوک ہڑتال کریں گے۔ تمام ارکان اسمبلی اپنے اپنے بھوک ہڑتال کیمپ میں بیٹھیں گے۔

○ وزیر اعلیٰ پنجاب نے کہا ہے کہ صوبے میں ہر قیمت پر امن قائم کیا جائے گا اس بارے میں سیاسی مصلحت کا اصول ختم کر دیا جائے گا۔ صوبائی وزیر اکرام ربانی کو امن کمیٹی کا چیئرمین نامزد کر دیا گیا ہے۔ ہر مکتبہ فکر کے علماء سے مذاکرات کا سلسلہ شروع کیا جائے گا۔ 264 افراد کی نظر بندی سے مذہبی اشعال انگیزی بند ہو گئی ہے۔

○ صدر فاروق لغاری نے کہا ہے کہ ہر مسلمان بنیاد پرست ہے۔

جمعہ 8 دسمبر ربوہ میں وقار عمل

○ صفائی ہمارے ایمان کا حصہ ہے۔ وقار عمل کے ذریعے ربوہ شہر کو صاف ستھرا کر دیں۔

(صدر عمومی ربوہ)

ضیاء آرنیکا ہیئر آئل
سر کے بالوں کی خشکی، سکری، سفیدی اور بال گرتے ہوں تو بفضل خدا بہترین ٹانک ہے۔ میڈیکل اور جنرل سٹورز سے بھی حاصل کریں۔
تیار کردہ: الضیاء فارمیسی آف بھٹی ہومیو کلینک رحمت بازار ربوہ

خواتین کی دشمن مرض لیکوریا
عورتوں اور بچوں کے مشہور معالج
مطب حمید
لیکوریا یونانی

خوشخبری
ربوہ میں پہلی دفعہ ربوہ میں ہی تیار کردہ سنگل و ڈبل بیڈ شیٹ اور رضائیوں اور تلائیوں کے غلاف عمدہ کوالٹی تھوک اور پرچون ریٹ پر 35۔ دار الفضل غربی نزد چونگی دستیاب ہیں۔ شوروم اقصیٰ چوک پر واقع ہے
اقصیٰ ٹریڈرز فون 211995

ہائی کوالٹی ڈش

گارنٹی شدہ
اپنا قیمتی وقت اور رقم کو ضائع نہ کریں
بس ایک بار بہترین رزلٹ والا بھاری میٹریل
ڈش انٹینا مناسب قیمت میں لگوائیں
پاکستان میں ہر جگہ فٹنگ کی سہولت
اعلیٰ معیار ہماری پہچان
ڈش ماسٹر
اقصیٰ روڈ ربوہ فون: 211274

دوا تدبیر ہے اور دعا اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے
ہمدردانہ مشورہ ○ کامیاب علاج
ناصر دواخانہ گولبازار ربوہ
فون (04524) 212434